روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 15 مارچ 2010ء 28 ربیع الاول 1431 ہجری 15 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 58

عاموس نبی کی پیشگوئی

عاموس نبی (783 تا 743 ق م) کی پیشگوئی ہے۔

اس روز ایسا ہوگا مالک خداوند کا فرمان ہے کہ میں سورج کو دوپہر ہی کو غروب کردوں گا اور روز روشن میں ہی زمین کو تاریک کردوں گا۔

(عاموس باب 8 آیت 9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۵۵۔نشان۔ خدا تعالیٰ کا یہ بھی ایک نشان تھا کہ اُس نے ۱۸۸۲ء کے بعد باقی حصہ براہین احمدیہ کا تیئیس[۲۳] برس کی مُدّت تک چَھپنے سے روک دیا تا اُس کا یہ کلام پورا ہو کہ میں براہین احمدیہ کو بطور نشان کے بناؤں گا۔ کیونکہ اس میں بہت سی ایسی پیشگوئیاں تھیں جو ابھی اُن کا پورا ہونا معرض انتظار میں تھا اور اس میں میری نسبت ایسے وعدے تھے جو ابھی ظہور میں نہیں آئے تھے اور ضرور تھا کہ اُن تمام نشانوں اور تمام وعدوں کا اُسی کتاب میں پورا ہونا دکھلایا جاتا۔ تا کتاب براہین احمدیہ اسم بامسمّٰی ہو جاتی۔ اگر اُن پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے پہلے براہین احمدیہ ختم ہو جاتی تو وہ ایک ناقص کتاب ہوتی اِس لئے خدا نے جس کے تمام کام حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں یہ چاہا کہ اس وقت تک براہین احمدیہ کے باقی حصہ کا چھپنا اور شائع ہونا روک دیا جائے جب تک کہ وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو براہین احمدیہ میں لکھی گئی ہیں۔ کیونکہ وہ کتاب جیسا کہ اس کا نام براہین احمدیہ ہے اِس لئے تالیف کی گئی ہے کہ تا جو (۔) کی براہین ہیں وہ ظاہر کرے اور براہین میں سے سب سے بڑھ کر آسمانی نشان ہیں جن میں انسانی طاقت کا کچھ بھی دخل نہیں۔ سو ضرور تھا کہ اس میں اس قدر آسمانی نشان لکھے جاتے کہ (۔) اتمام حجت کرنے کے لئے کافی ہوتے جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ اس میں تین سو نشان لکھے جائیں گے۔ سو خدا نے چاہا کہ وہ باتیں پوری ہوں اگرچہ مخالف لوگ اپنی جہالت سے شور ڈالتے رہے اور میرے پر یہ افتراء کیا کہ گویا میں نے بدنیتی سے لوگوں کا روپیہ قیمت ہضم کرنے کے لئے براہین احمدیہ کا چھپنا آئندہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ لیکن براہین احمدیہ کی تاخیر طبع میں یہی حکمت تھی جو مَیں نے بیان کی۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کرے گا مگر وہی لوگ جن کو دین و دیانت سے سروکار نہیں۔ .... میں یقین رکھتا ہوں کہ کتاب براہین احمدیہ کی تاخیر پر ابھی تیئیسواں برس ختم نہیں ہوگا کہ اس کا پانچواں حصہ ملک میں شائع ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں تیئیس برس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کیونکہ وہ خدا فرماتا ہے۔ .... خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی وہ خدائے رحمان جس نے تجھے (۔) سکھلایا ہے یعنی اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کا تیرے پر بار منّت نہیں۔ خدا تیرا معلّم ہے اور خدا نے تجھے اِس لئے (۔) سکھلایا کہ تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا خدا کی حجت پوری ہو جاوے اور مجرموں کی راہ کھل جائے اِن کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر ایمان لانے والا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 356)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

19 مارچ 2010ء

1-25 am	فیتھ میٹرز
2-30 am	ترجمۃ القرآن
3-35 am	چلڈرن کلاس
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-20 am	تلاوت
5-35 am	یسرنا القرآن
5-55 am	ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
6-25 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-05 am	تاریخی حقائق
8-35 am	ترجمۃ القرآن
9-35 am	درس ملفوظات
10-05 am	جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ 2006ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-00 pm	فرنچ کلاس
1-25 pm	سرائیکی سروس
2-15 pm	سوال و جواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سیرت صحابیات رسول ﷺ
4-55 pm	تلاوت، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
6-00 pm	خطبہ جمعہ Live
7-10 pm	درس حدیث
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-20 pm	سیرت صحابیات رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
10-20 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا
11-15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

20 مارچ 2010ء

1-30 am	ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
2-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
3-25 am	فرسٹ ایڈ
4-10 am	سوال و جواب
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-30 am	تلاوت، درس حدیث، اینڈ بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am	لقاء مع العرب
7-55 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اینڈ بین الاقوامی خبریں جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ جاپان 2006ء
12-55 pm	سوال و جواب
1-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	فرنچ سروس
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-45 pm	انتخاب سخن Live
6-50 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	راہ ھدیٰ Live
10-40 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

21 مارچ 2010ء

1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-10 am	راہ ھدیٰ
4-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
5-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	یسرنا القرآن
6-35 am	تلاوت، درس حدیث
7-00 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
9-00 am	فیتھ میٹرز
10-00 am	آئل پینٹنگ
10-20 am	تلاوت، درس حدیث
11-25 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	فیتھ میٹرز
1-35 pm	علماء ھم
2-10 pm	جلسہ سالانہ بیلجیئم 2006ء
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	بنگلہ پروگرام
6-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	خبرنامہ
9-20 pm	فیتھ میٹرز
10-30 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

مکرمہ سیدہ ذاکرہ تسنیم نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ فجی

لجنہ اماء اللہ فجی کے تحت قرآن سیمینارز

لجنہ اماء اللہ فجی نے حضرت مسیح موعود کے الہام ''جولوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے'' کی روشنی میں احمدی خواتین کے دلوں میں قرآن کریم کی اہمیت، فضیلت اور برکات کو اُجاگر کرنے کے لئے شعبہ تعلیم و تربیت کے تحت 2009ء میں قرآن سیمینار منعقد کروانے کا پروگرام بنایا۔

یہ سیمینار ریجنل لیول پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور ان سیمینارز میں قرآن مجید کی تاریخ، تعلیمات اور احکامات نیز قرآن میں موجود مختلف چیزوں کے متعلق چارٹس بنانے کی ہدایت کی گئی اور اس طرح لجنہ کے مابین ایک مقابلہ بھی منعقد کیا گیا جس میں لجنات سے کہا گیا کہ وہ آرٹس اینڈ کرافٹ کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کو واضح کریں۔ اس کے تحت فجی کی لجنہ نے بھرپور شوق اور لگن سے ان سیمینارز کی تیاری کی اور لجنہ نے خوبصورت چارٹس کے ساتھ ساتھ مقابلے کے لئے ماڈلز بنائے۔ جنہیں دیکھ کر ان کے ذوق و شوق کا اندازہ ہوتا تھا۔ جس میں لجنہ نے چاولوں، میتھی کے دانوں، وڈ ورک، پینٹ ورک، گلیٹر، ایمبرائڈری اور فجی کے روایتی کپڑے (ٹاپا) پر قرآنی آیات کو لکھا۔

اس سلسلہ کا پہلا سیمینار 16/ اگست 2009ء کو صووا میں ہیڈ کوارٹر کے لجنہ ہال ایوان مصطفیٰ میں منعقد ہوا۔

دوسرا سیمینار 26 ستمبر 2009ء کو جزیرہ ونوا لیوو کی مجالس (نصروانگا، ولودا، سیگانگا اور لمباسہ) کا بیت ناصر لمباسہ میں منعقد ہوا۔

اور تیسرا سیمینار ویسٹرن ریجن کی مجالس (ناندی، مارو اور لٹوکا) کا بیت محمود مارو کے لجنہ ہال میں 18/ اکتوبر کو منعقد کیا گیا۔ الحمد للہ ان سیمینارز کو دیکھنے کے بعد لجنہ کے بھرپور شوق اور محنت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔

اس کے علاوہ قرآن سیمینار کے ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے ہر ریجن کی لجنہ و ناصرات نے قرآن کے متعلق خوبصورت معلوماتی چارٹس ترتیب سے آویزاں کئے اور تیار کردہ اشیاء کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ ان سیمینارز میں قرآن کریم کی تلاوت، قرآن کے بارہ میں نظموں کے علاوہ مختلف تقاریر بھی پیش کی گئیں۔ جن میں قرآن کی تاریخ، قرآنی پیشگوئیاں، قرآنِ کریم کی تلاوت وفضیلت، رسولِ کریم ا اور حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن، خلفائے راشدین اور خلفائے احمدیت کے قرآن کے متعلق ارشادات، جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن، پردہ کے متعلق قرآنی تعلیمات وغیرہ موضوعات شامل تھے۔

ان پروگراموں کو مزید دلچسپ اور معلوماتی بنانے کے لئے مختلف وقفوں کے دوران قرآنِ مجید کے بارہ میں احادیث، ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفاءِ کرام کے ارشادات پیش کئے گئے۔ نیز قرآن کریم کے متعلق کوئز پروگرام بھی کروائے گئے۔ صووا ہیڈ کوارٹر کے پروگرام میں چھوٹی بچیوں نے نظم

''قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا''

کے متعلق ٹیبلو بھی پیش کیا اور ویسٹرن ریجن کی لجنات نے حضرت مسیحِ موعود کے کلام ؎

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں

کو گروپ کی صورت میں بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا اور ساتھ انگریزی میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا اس موقعہ پر غیر از جماعت عورتوں کو بھی دعوت دی گئی اور جماعت کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کریم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ان سیمیناروں میں دس مہمانوں کے علاوہ ایک سو پچاس (150) سے زائد لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ پچاس (50) خوبصورت چارٹس بنائے گئے۔ اکاسی (81) ماڈلز مقابلے کے لئے بنائے گئے۔

لجنہ کے سالانہ اجتماع جوکہ دسمبر کی 12 اور 13 تاریخ کو منعقد ہوا اس میں منتخب شدہ اکیس (21) ماڈلز کو فائنل مقابلے کے لئے خوبصورتی سے رکھا گیا اور مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر و مشنری انچارج فجی اور مربیان کرام نے اِس مقابلے کی منصفی کی اور اوّل، دوم اور سوم آنے والے ماڈلز کا فیصلہ کیا گیا۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے اپنی طرف سے پوزیشنیں حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے۔

آخر میں نیشنل صدر صاحبہ لجنہ فجی نے لجنہ کے کاموں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ خدا تعالیٰ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ

نام ونسب

حسین چہرہ، موٹی آنکھیں، خوبصورت داڑھی یہ تھے حضرت سعدؓ بن معاذ انصاری۔ ان کا تعلق اوس قبیلہ کی شاخ بنوعبدالاشہل سے تھا اور قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ والدہ حضرت کبشہؓ بنت رافع نے بھی رسول اللہ ﷺ کی بیعت اور صحابیت کا شرف پایا۔ نہایت مخلص ایثار پیشہ اور وفاشعار خاتون تھیں۔ حضرت سعدؓ کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(الاصابہ جز2 ص86)

قبول اسلام

حضرت سعدؓ کو مدینہ میں اسلام کے پہلے مبلغ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مصعبؓ نے مدینہ میں اسلام کے پہلے مبلغ کے طور پر بھی تبلیغ کا حق خوب ادا کیا۔ آپؓ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار ہو کر کمال محنت، اخلاص اور حکمت ومحبت کے ساتھ مدینہ کے اجنبی لوگوں سے رابطہ اور اثر ورسوخ پیدا کر کے انہیں اسلام سے روشناس کرایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا بیج بو دیا۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر ان کا کردار یقیناً آج بھی ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ آپ نے بالکل اجنبی شہر مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان اسعد بن زرارہؓ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں دینی تعلیم دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ مگر جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلّہ کے سردار سعد بن معاذؓ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد اسید بن حضیرؓ حضرت مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی حضرت مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسید بن حضیرؓ سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا ”جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بیوقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو“۔

حضرت مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اُسید منصف مزاج آدمی تھے۔ بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ تو یہ سچی تعلیم سن کر اُسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ اسعد بن زرارہؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اُسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے۔ یعنی سعد بن معاذؓ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی قبول اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اور انہوں نے سعدؓ کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کر لیا انہیں قرآن سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کے بنیاد رکھنے والا دن تھا۔ جس روز ایسے عظیم الشان بااثر سرداروں نے اسلام قبول کیا حضرت سعدؓ نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا ”میرا کلام کرنا تم سے حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ۔“ اس طرح عبدالاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(ابن ہشام جلد3 ص153)

نڈر داعی الی اللہ

علامہ ابن اثیر نے آپ کے قبول اسلام پر کیا خوب رائے دی ہے کہ حضرت سعدؓ کا قبول اسلام سب لوگوں سے زیادہ برکت کا موجب ہوا کہ ان کی پوری قوم کے مردوں اور عورتوں کو ہدایت نصیب ہوئی جن کی تعداد قریباً ایک ہزار تھی۔ یہ مدینہ کا پہلا محلّہ تھا جو پورے کا پورا مسلمان ہو گیا۔

(اسد الغابہ جلد2 ص296، ابن سعد جلد3 ص420)

اس واقعہ سے حضرت سعدؓ کی کمال بصیرت، دانشمندی، جرأت وبہادری سچائی سے رغبت اور اسے پھیلانے کے شوق اور طبعی شرافت وسعادت قبیلے میں ان کے اثر رسوخ اور مقام کا بھی پتہ چلتا ہے۔ مسلمان ہونے کے بعد دوراندیش حضرت سعدؓ نے اپنے قبیلہ کے نومسلموں کی تربیت اور آگے تبلیغ کی خاطر مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ بن عمیر کو اپنے پاس لے آئے۔ ان کے قیام وطعام کا انتظام کیا اور اپنے ڈیرے پر لوگوں کو بلا کر حضرت مصعبؓ کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے کام میں تیزی پیدا کی۔

رسول کریم ﷺ نے ایک روایت کے مطابق حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے آپ کی مؤاخات قائم فرمائی۔ دوسری روایت کے مطابق ان کو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجرح کا دینی بھائی بنایا۔

(ابن سعد جلد3 ص421)

مسلمانوں کیلئے ہجرت مدینہ کے بعد پیدا ہونے والے غیر معمولی اور کٹھن حالات میں حضرت سعدؓ جیسے بااثر سردار مدینہ کا قبول اسلام اہل مدینہ کیلئے ایک نعمت ثابت ہوا اور وہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی طرح رسول اللہ ﷺ کے دست وبازو اور عمدہ مشیر ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سردارانہ شان کے ساتھ حزم ودانش بھی خوب عطا کی تھی اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک نڈر اور بے باک سردار تھے۔

مدینہ کے ابتدائی دور میں

طواف کعبہ

سردار مدینہ ہونے کے ناطے آپ کے ذاتی تعلقات سرداران مکہ سے بھی تھے۔ سردار قریش امیہ بن خلف سے تو ایسی گہری دوستی تھی کہ وہ ملک شام وغیرہ کے سفر پر جاتے ہوئے مدینہ میں حضرت سعدؓ کا مہمان ٹھہرتا تھا۔ حضرت سعدؓ مکہ جاتے تو اس کے ذاتی مہمان ہوتے۔ رسول کریمؐ کی مدینہ تشریف آوری کے بعد پہلے سال کی بات ہے حضرت سعدؓ عمرہ کرنے مکہ گئے اور اپنے دوست امیہ کے مہمان ٹھہرے لیکن چونکہ وہاں مسلمانوں کی سخت مخالفت تھی اسلئے ازراہ احتیاط اپنے دوست امیہ سے کہا کہ ”کسی مناسب وقت میں جب بیت اللہ میں بہت ہجوم نہ ہو مجھے خاموشی سے خانہ کعبہ کا طواف کروا دینا۔“ امیہ ان کو سنسان دوپہر میں طواف کیلئے لے گئے مگر کرنا خدا کا کیا ہوا کہ سردار مکہ ابوجہل سے آمنا سامنا ہو گیا اور اس نے امیہ سے پوچھ لیا کہ ابوصفوان! یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرے دوست سعد ہیں۔ ابوجہل نے سعدؓ کو مخاطب ہو کر کہا میں تمہیں مکہ میں امن سے طواف کرتے دیکھ رہا ہوں۔ حالانکہ تم لوگوں نے بے دین لوگوں (مسلمانوں) کو پناہ دے رکھی ہے اور ساتھ ان کی مکمل حمایت ومدد کے اعلان بھی کرتے ہو۔ خدا کی قسم! اگر سردار مکہ ابوصفوان تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو آج تم اپنے گھر والوں کی طرف صحیح سلامت واپس لوٹ کر نہ جاتے۔

حضرت سعدؓ کی سردارانہ حمیت جاگی اور آپ نے بڑی سختی سے جواب دیا کہ اگر تم نے مجھے طواف بیت اللہ سے روکا تو یاد رکھو میں تمہارا مدینہ سے شام جانے والا تجارتی راستہ روک دونگا جو تمہارے لئے زیادہ تکلیف دہ اور مشکل ہوگا۔ اس پر حضرت سعدؓ کے دوست امیہ نے معاملہ رفع دفع کرانے کی خاطر کہا کہ اے سعد! سردار مکہ ابوالحکم کے سامنے ایسے سخت لہجے میں بات نہ کرو۔ حضرت سعدؓ نے کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر امیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم ہمارے معاملہ میں نہ پڑو خدا کی قسم میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تم مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو کر رہو گے۔

(بخاری کتاب المغازی)

اس واقعہ سے حضرت سعدؓ کی جرأت وشجاعت کے ساتھ ایمانی غیرت اور خدا کی ذات پر کامل توکل کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تن تنہا دشمن کے نرغے میں ہوتے ہوئے بھی کوئی طاقت انہیں حق گوئی سے نہیں روک سکی۔

غزوہ بدر کے موقع پر جب کفار مکہ کے حملہ کا خطرہ تھا نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب فرمایا کہ آیا مدینہ کے اندر رہ کر اپنا دفاع کیا جائے یا مدینہ کے باہر نکل کر دشمن سے مقابلہ ہو۔ جب مہاجرین میں سے بزرگ صحابہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور مقدادؓ بن عمرو مشورہ دے چکے تو نبی کریمؐ انصار مدینہ کے ساتھ عقبہ میں کئے گئے معاہدہ کہ وہ مدینہ میں آپ کی حفاظت کریں گے کی روشنی میں انکی رائے بھی لینا چاہتے تھے اس لئے بار بار فرماتے کہ ”لوگو مشورہ دو۔“

اطاعت ووفا

تب حضرت سعدؓ بن معاذ نے انصار کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے عرض کیا۔ ”یا رسولؐ اللہ معلوم ہوتا ہے آپ ہماری رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس پر حضرت سعدؓ نے عرض کیا ہم آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی تصدیق کی اور گواہی دی کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم برحق ہے اور ہم نے اس پر آپؐ سے پختہ عہد کئے کہ ہمیشہ آپ کی بات سن کر فوراً اطاعت کریں گے۔ پس اے خدا کے رسولؐ! آپ کا جو ارادہ ہے اسکے مطابق آپ آگے بڑھیں انشاء اللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ اگر آپ اس سمندر میں کود جانے کیلئے ہمیں ارشاد فرمائیں تو ہم اس میں کود پڑیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ اور ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے سے گھبراتے نہیں۔ ہم جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا خوب جانتے ہیں۔ ہمیں کامل امید ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ہم سے وہ کچھ دکھائے گا جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی۔ پس اللہ کی برکت کے ساتھ آپ جہاں چاہیں ہمیں لے چلیں۔“ رسول کریمؐ حضرت سعدؓ کی یہ ولولہ انگیز تقریر سن کر بہت خوش ہوئے۔

(ابن ہشام جلد3 ص34 دارالمعرفتہ بیروت)

جرأت وبہادری

حضرت سعدؓ نے جو کہا وہ پورا کر کے دکھایا۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ بدر واحد اور خندق میں شریک ہو کر خوب داد شجاعت دی۔ غزوہ بدر میں تو اوس قبیلہ کا جھنڈا ہی حضرت سعدؓ بن معاذ کے پاس تھا۔ جسے اٹھائے وہ اپنے قبیلہ کی قیادت کرتے رہے۔

غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کو کفار کے دوبارہ اچانک حملہ سے ہزیمت اٹھانی پڑی تو حضرت سعدؓ ان

وفا شعار بہادروں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 421)

غزوہ خندق میں بھی حضرت سعدؓ شریک تھے۔ حضرت عائشہؓ اپنا یہ چشم دید واقعہ بیان کرتی تھیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر وہ بنی حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور حضرت سعدؓ بن معاذ کی والدہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ اس وقت عورتوں کیلئے پردہ کے احکام نہیں اترے تھے۔ لوگ تیار ہو کر میدان جنگ کیلئے نکل رہے تھے۔ حضرت سعدؓ بھی وہاں سے گزرے انہوں نے لوہے کی ایک مختصر سی زرہ پہنی ہوئی تھی بازو زرہ سے باہر تھے ہاتھ میں نیزہ تھا اور یہ شعر پڑھتے میدان جنگ کی طرف رواں دواں تھے۔

لَبِّثْ قَلِيلًا يَلحَقُ الهَيجَا جَمَلُ
مَا اَحسَنَ المَوتُ اِذَا حَانَ الاَجَلُ

ابھی تھوڑی دیر میں ہمارا اونٹ بھی میدان جنگ میں پہنچ جائے گا اور جب انسان کو اللہ کی طرف سے بلاوا آجائے تو ایسے میں اس کی موت بھی کتنی خوبصورت ہوتی ہے۔ آپؓ کی والدہ نے بھی یہ سنا اور کہا میرے بیٹے! ذرا جلدی کرو تم نے نکلنے میں دیر کر دی ہے۔

(اصابہ جز 2 ص 88)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں میں نے کہا اے سعد کی ماں! کاش سعد کی زرہ اس سے ذرا اور بڑی ہوتی کہ ان کے بازوؤں کی بھی حفاظت کرتی۔ پھر وہی ہوا جس کا اندیشہ حضرت عائشہؓ کو گزرا تھا محاصرہ خندق کے دوران حضرت سعدؓ کو ایک تیر کندھے میں آکر ایسا لگا کہ شریان پھٹ گئی اور خون کا فوارہ بہہ نکلا جو تھمتا نہ تھا اور بظاہر جانبر ہونے کی کوئی امید نہ رہی۔

سعدؓ کی دعا

اس موقع پر حضرت سعدؓ نے یہ دعا کی ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں اور جہاد بھی ایک ایسی قوم سے جس نے تیرے رسولؐ کو جھٹلایا اور اسے اس کے گھر سے نکالا۔ اے اللہ! میں خیال کرتا ہوں کہ تو نے غزوہ خندق کے ذریعہ سے آئندہ ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر تو قریش کی جنگ میں سے کچھ باقی ہے تو مجھے ان کے مقابلہ کیلئے زندہ رکھنا تا کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کر سکوں اور اگر جنگ کا (قریباً) خاتمہ ہو چکا ہے تو پھر میری رگ خون کھول دے اور اس زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنا دے۔ ہاں مگر مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہود بنی قریظہ کے فتنہ سے تو میری آنکھیں ٹھنڈی نہ کردے''۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبیؐ من الاحزاب)

حضرت سعدؓ کی یہ دعا عجب شان سے قبول ہوئی اور ان کے زخم کا جاری خون بند ہو گیا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 422)

رسول اللہ ﷺ کی شفقت

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس وفا شعار صحابی کی تیمارداری کا حالت جنگ میں جس قدر خیال کیا وہ بھی قابل رشک ہے۔

جب حضرت سعدؓ زخمی ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں علاج معالجہ کیلئے اسلم قبیلہ کی خاتون رفیدہ کے خیمہ میں رکھ کر تیمارداری کی جائے۔ رفیدہ نرسنگ اور مرہم پٹی کی ماہر تھیں دوسرے زخمیوں کیلئے ان کا خیمہ مسجد کے اندر نصب تھا، رسول اللہ کی منشاء یہ تھی کہ آپ حضرت سعدؓ کا خود خیال رکھ سکیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ان کی بیماری کے ایام میں صبح و شام اس خیمے میں تشریف لے جاتے اور ان کا حال دریافت فرماتے۔ خون روکنے کے لئے نبی کریمؐ نے عربوں میں رائج داغنے کے طریق سے بھی کام لیا جس سے خون رک کر ہاتھ کچھ پھول گیا اور پھر خون بہہ پڑا۔ آپ نے دوبارہ داغا تب جا کر خون بند ہوا۔ رسول اللہ کا نمونہ دیکھ کر صحابہ بھی سعدؓ کی عیادت کیلئے حاضر ہوتے تھے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کی عیادت کے دوران ان کی حوصلہ افزائی اور تعریف بھی کی اور دعا دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قوم کے اس سردار کو بہترین جزا عطا کرے اے سعد! آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اللہ بھی آپ کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گا''۔

(ابن سعد جلد 3 ص 429، اسد الغابہ جلد 2 ص 297)

بنو قریظہ کا ثالثی فیصلہ

زمانہ جاہلیت میں قبیلہ اوس اور بنو قریظہ کے مابین ایک دوسرے کی مدد کے عہد و پیمان تھے۔ مگر رسولؐ اللہ کی ہجرت کے بعد تمام اہل یثرب ایک میثاق مدینہ میں شامل ہوئے۔ جس کے مطابق بیرونی دشمن کے حملے کے وقت جملہ فریق ایک دوسرے کی مدد کے پابند تھے۔ جنگ احزاب کے موقع پر بنو قریظہ نے عہد شکنی اور خیانت کرتے ہوئے کفار مکہ کا ساتھ دیا۔

جنگ احزاب سے فارغ ہو کر رسول کریمؐ نے الٰہی منشاء کے مطابق بنو قریظہ کو ان کی بد عہدی کی باز پرس کیلئے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا۔ اگر وہ بھی قبیلہ بنو نضیر کی طرح کوئی معاہدہ صلح کرتے یا معافی کے طلب گار ہوتے تو رحمۃ للعالمین ﷺ کے دربار رحمت سے امان ہی پاتے مگر انہوں نے اوس قبیلہ سے اپنے قدیم تعلقات پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے فیصلہ کے لئے ان کے سردار حضرت سعدؓ کو بطور ثالث قبول کیا۔ رسول کریمؐ نے بھی حضرت سعدؓ کی ثالثی سے اتفاق رائے کیا تو حضرت سعدؓ کو فیصلہ کے لئے بلوایا گیا۔ وہ زخمی حالت میں ہی گدھے پر سوار کر کے لائے گئے۔ رسول کریم ﷺ قوم کو اس سردار کے احترام میں خود بھی کھڑے ہو گئے اور اپنے اصحاب سے فرمایا ''اپنے میں سے بہترشخص کے اعزاز کے لئے کھڑے ہو جاؤ''۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو بتایا کہ بنو قریظہ نے بطور ثالث آپ کے فیصلہ پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ حضرت سعدؓ نے ایک بہترین ماہر منصف کا کردار ادا کرتے ہوئے پہلے بنو قریظہ سے پوچھا کہ جو فیصلہ میں اللہ کے عہد اور میثاق کے مطابق کروں گا تمہیں قبول ہوگا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت سعدؓ نے دوسری طرف اشارہ کیا جدھر نبی کریمؐ اور آپ کے اصحاب تھے کہ کیا ان سب کو بھی اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق میرا فیصلہ منظور ہوگا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا منظور ہوگا۔ حضرت سعدؓ نے توریت کے مطابق یہ فیصلہ سنایا کہ ''بدعہدی و بغاوت کی سزا کے طور پر بنو قریظہ کے جنگجو قتل اور عورتیں و بچے قید کئے جائیں''۔ رسول کریمؐ نے یہ فیصلہ سن کر فرمایا کہ بلاشبہ سعد کا یہ فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب و اسد الغابہ جلد 2 ص 297)

اس فیصلہ سے حضرت سعدؓ کی دعا کا وہ حصہ بھی پورا ہو گیا کہ بنو قریظہ کے فتنہ کے خاتمہ سے پہلے مجھے موت نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی سرکوبی انہیں کے ہاتھ سے کروائی۔ اب حضرت سعدؓ اپنے مولیٰ سے راضی برضا واپسی کے لئے ہمہ تن تیار تھے۔

آخری سفر

فیصلہ بنو قریظہ کے بعد حضرت سعدؓ اپنے خیمہ میں ہی زیر علاج تھے کہ ایک رات اچانک زخم پھوٹ پڑا اور خون بہہ کر ساتھ کے خیمہ میں جانے لگا۔ انہوں نے پتہ کروایا تو معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ کے زخم سے خون جاری تھا۔

(بخاری کتاب المغازی)

نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو اپنے وفا شعار ساتھی کو دیکھنے خود تشریف لائے۔ آپؐ نے حضرت سعدؓ کا سر اپنی گود میں رکھا۔ جسم سے بہنے والا خون رسول کریمؐ پر گرنے لگا مگر آپ اس سے بے پرواہ ہو کر حضرت سعدؓ کے لئے دعائیں کر رہے تھے اور یہ معلوم کر کے کہ یہ سعدؓ کا آخری وقت ہے انہیں الوداع کہہ رہے تھے۔

آپؐ نے دعا کی کہ ''اے اللہ! سعدؓ نے تیری راہ میں جہاد کیا اس نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داری ادا کی۔ پس اس کی روح کو اس طرح قبول کرنا جس طرح کوئی بہترین روح تیرے حضور قبول کی گئی۔ گویا اس کا آخری سفر رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ہوا اور شایان شان استقبال ہو۔ اس دعا کے شرف قبولیت کا ذکر آگے آرہا ہے۔

حضرت سعدؓ نے اپنے آقا کے محبت بھرے دعائیہ الفاظ سنے تو عالم شوق میں آنکھیں کھولیں اور رسول اللہ کے چہرہ پر آخری نظریں ڈال کر عجب وارفتگی میں کہا ''اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ''

(ابن سعد جلد 3 ص 427)

کہ اے اللہ کے رسول! (میرے محبوب) آپ پر سلام۔ بس میری تو آخری گواہی یہی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یہ کہا اور جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔

سعدؓ کی وفات کا صدمہ اور غم

حضرت ابوبکرؓ اس جانثار بھائی کی ناگہانی موت پر درد بھرے دکھ کا بلند آواز سے اظہار کر بیٹھے تو نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر پڑھا کہ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں ''اس صدمہ کے موقع پر میں ابو بکرؓ کے رونے کی آواز، حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز سے الگ پہچانتی تھی اور یہ سب (اصحاب رسولؐ) آپس میں بہت ہی محبت کرنے والے تھے''

حضرت سعدؓ کا جنازہ اٹھا تو دنیا نے دیکھا کہ خدا کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ اپنے اس عزیز اور محبوب صحابی کے جنازہ کو خود کندھا دے کر گھر سے باہر لائے اور جنازہ کے جلوس کی قیادت فرمائی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 431)

بعض منافقوں نے اس موقع پر کہا کہ ہم نے سعد سے زیادہ ہلکا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا۔ یہ بنو قریظہ کے خلاف فیصلہ کرنے کی وجہ سے ہوگا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے فرشتے سعد کے جنازہ کو اٹھا رہے تھے''۔

اسی طرح حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''سعدؓ بن معاذ کی وفات پر ستر ہزار ایسے فرشتے پہلی دفعہ زمین پر اترے جنہوں نے اس سے پہلے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا''۔

(ابن سعد جلد 3 ص 430، مجمع الزوائد جلد 9 ص 308)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں قریبی ساتھیوں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی وفات کے بعد مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا صدمہ حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کا تھا۔ حضرت سعدؓ نے عین عالم جوانی میں 37 برس کی عمر میں جام شہادت نوش کیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 433)

سعدؓ کا مقام و مرتبہ

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک سفر حج یا عمرے سے واپسی پر ذوالحلیفہ میں حضرت اسیدؓ بن حضیر انصاری کو ان کی بیوی کی ناگہانی قتل کی اطلاع ملی تو وہ مارے غم کے منہ پر کپڑا لے کر رونے لگے میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ کو معاف فرمائے آپؐ رسول اللہ ﷺ کے قدیمی صحابی ہیں اور کئی نیک کاموں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہ آپ کو کیا ہوا کہ ایک عورت کی جدائی پر اتنا روتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کچھ حوصلہ پا کر جواب دیا'' آپ بالکل سچ کہتی ہیں

میری عمر کی قسم! حق یہ ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ کی موت کے بعد مجھے کسی کی موت پر رونا تو نہیں چاہیے۔ کیونکہ رسول کریمؐ نے ان کیلئے جو فرمایا وہ کیا ہی خوب تھا کہ سعدؓ بن معاذ کی وفات پر خدا کا عرش بھی جھوم اٹھا ہے"۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص308)

حضرت اسماءؓ بن یزید سے روایت ہے کہ جب حضرت سعدؓ بن معاذ کا جنازہ اٹھا تو ان کی والدہ کی چیخ نکل گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا (میں جو بات بتانے والا ہوں اس سے) "تمہارے آنسو رک جائیں گے اور تمہارا غم جاتا رہے گا۔ تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کی اپنے حضور حاضری پر خدا بھی خوش ہوگیا اور عرش بھی اس (پاک روح کی آمد) پر جھوم اٹھا"۔

دوسری روایت میں ہے کہ "رحمان خدا کا عرش اللہ کے نیک بندے سعدؓ کی وفات پر خوشی سے جھوم اٹھا تھا"۔

(ابن سعد جلد3 ص434، مستدرک حاکم جلد3 ص206)

رسول کریم ﷺ سے حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا کہ آج رات آپ کی امت میں کسی نے سفر آخرت اختیار کیا جو آسمان کے لوگ بھی اس پر خوش ہوئے۔ دوسری روایت میں ہے "فرشتے سعدؓ کی سعید روح کو پا کر خوش ہوگئے"۔

(ابن سعد جلد3 ص423، ابن ہشام جلد3 ص271)

حضرت سعدؓ کی اللہ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا۔ رسول اللہ ﷺ سعدؓ کی قبر میں اترے تو کچھ دیر اس میں ٹھہرے اور پہلے سبحان اللہ اور پھر الحمدللہ کہا۔ پوچھنے پر فرمایا کہ "سعدؓ پر قبر میں تنگی ہونے لگی تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس سے یہ حالت دور کر دے۔ چنانچہ اسے کشادہ کر دیا گیا"۔

(ابن ہشام جلد3 ص272، مستدرک جلد3 ص206، مجمع الزوائد جلد3 ص46)

ایک شاعر نے اس موقع پر کیا خوب کہا:

وَمَا اهْتَزَّ عَرْشُ اللّٰهِ مِنْ مَوْتِ هَالِكٍ
سَمِعْنَابِهٖ اِلَّا لِسَعْدِ اَبِي عَمْرٍو

کہ کسی مرنے والے کی موت سے کبھی عرش کے جھوم اٹھنے کا نہیں سنا سوائے سعدؓ ابی عمرو کی وفات کے۔

(ابن ہشام جلد3 ص282)

رسول اللہ ﷺ کے دل پر کافی عرصہ تک اپنے اس وفا شعار ساتھی کا صدمہ تازہ رہا۔ ہر اہم کامیابی اور موڑ پر آپ سعدؓ کو یاد کرتے رہے۔ کئی سال بعد شاہ اکیدر ومہ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں کچھ ریشمی جبے بطور تحفہ بھجوائے۔ رسول اللہ ﷺ نے زیب تن فرمائے۔ صحابہ کرامؓ نے بہت تعجب سے ان کو دیکھا اور تعریف کی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ "تمہیں یہ جبے بہت اچھے لگ رہے ہیں؟ خدا کی قسم جنت میں سعدؓ بن معاذ کے ریشمی رومال اس سے کہیں بہتر ہیں"۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص310)

حضرت سعدؓ کی والدہ نے اپنے لخت جگر کی جدائی پر ان کے فضائل گنواتے ہوئے یوں اپنے غم کا بوجھ ہلکا کیا۔

وَيْلٌ اُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا
بَرَاعَةً وَنَجْدًا
بَعْدَ اَيَادٍ يَالَهٗ وَمَجْدًا
مُقَدَّماً سُدَّ بِهٖ مَسَدًّا

اے ام سعدؓ! سعدؓ کی جدائی پر افسوس! جو ذہانت اور شجاعت کا پیکر تھا۔ جو بہادری اور شرافت کا مجسمہ تھا، اس محسن کی بزرگی کے کیا کہنے جو سب خلاء پر کرنے والا سردار تھا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن معاذ کی والدہ کو روکنا چاہا کہ کہیں نوحہ کی صورت نہ بن جائے تو نبی کریمؐ نے فرمایا "اے عمرؓ! ٹھہر جاؤ۔ ہر نوحہ گر جھوٹی ہوتی ہے، جب وہ اپنے مرنے والے کے فضائل مبالغہ سے گنواتی ہے۔ مگر آج سعدؓ کی والدہ نے اس کے بارے میں جو کہا یہ بالکل سچ ہے۔" پھر ام سعدؓ سے فرمایا "بس اس سے زیادہ کچھ نہ کہنا۔ خدا کی قسم! جتنا مجھے علم ہے حضرت سعدؓ بہت صاحب بصیرت مدبر انسان اور خدا کے حکموں کو خوب قائم کرنے والا تھا"۔

(ابن سعد جلد3 ص430)

ایمانی پختگی، شغف نماز و خوف محاسبہ

حضرت سعدؓ کے ایک مختصر اور عاجزانہ بیان سے ان کے روحانی مقام پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ "میں بیشک بہت کمزور ہوں مگر تین باتوں میں بہت پختہ ہوں۔ اول یہ کہ رسول کریمؐ سے جو کچھ میں نے سنا اسے حق یقین کرتا ہوں۔ دوسرے میں اپنی کسی نماز میں بھی نماز کے علاوہ کوئی دوسرا خیال آنے نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ نماز مکمل کرلوں تیسرے کوئی جنازہ حاضر نہیں ہوتا مگر میں اپنے آپ کو اس کی جگہ (مردہ) خیال کر کے سوچتا ہوں کہ اس سے کیا پوچھا جائے گا اور وہ کیا جواب دے گا۔ (گویا وہ سوال وجواب مجھ سے ہو رہے ہیں)۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص308)

حضرت سعدؓ کی اس مختصر جامع روایت سے ان کی عاجزی و انکسار کے ساتھ ان کی ایمانی پختگی، محبت الٰہی اور رغبت نماز اور محاسبہ کے خوف کا خوب اندازہ ہوتا ہے یہ سب روحانی ترقی کے اعلیٰ اور قیمتی راز ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے انصار کے تین افراد جو سب بنو عبدالاشہل میں سے تھے رسول اللہؐ کے بعد کسی کو ان پر فضیلت نہیں دی جاتی تھی اور وہ انصار میں سب سے بزرگ اور افضل سمجھے جاتے تھے اور میں پہلے نمبر پر حضرت سعدؓ بن معاذ پھر حضرت اسیدؓ بن حضیر اور حضرت عبادؓ بن بشر تھے۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص310)

مکرم انور ندیم علوی صاحب

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد محبت کے سفیر

وہ ایک شخص نہیں تھا وہ اک زمانہ تھا

مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد اور سلسلہ کے ممتاز ادیب و شاعر استاذی المحترم سلیم شاہجہانپوری میں پُرخلوص برادرانہ تعلقات تھے۔ علمی اور ادبی مسائل پر دونوں بزرگوں کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ ہماری خوش قسمتی کہ استاد محترم اپنی وفات سے قبل محترم مولانا صاحب اور ربوہ میں موجود دیگر بزرگوں سے زیادہ تر خط وکتابت ہماری معرفت کیا کرتے تھے۔ 15 ستمبر 2007ء کو مولانا دوست محمد شاہد نے استاد محترم سلیم شاہجہانپوری کی وفات پر ہمیں تعزیت کا جو خط لکھا اس کے آخر میں ان کے لئے یہ شعر درج تھا۔

جسے سُلا دیا مٹی میں ہم نے پچھلے پہر
وہ ایک شخص نہیں تھا وہ اک زمانہ تھا

آج جب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے ذکر خیر کے لئے قلم سنبھالا تو ہمیں یہ شعر بہت یاد آیا اور محسوس ہوا کہ یہ شعر تو خود مولانا دوست محمد صاحب شاہد پر صدفی صد صادق آتا ہے اور پھر ہم نے اسی شعر کا دوسرا مصرعہ مضمون کی پیشانی پر سجا دیا۔ لاریب مولانا ایک شخص نہ تھے بلکہ وہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ وہ فرد نہیں ادارہ تھے۔ پورے دور کا حوالہ تھے۔ انکساری کا مجسمہ تھے۔ وہ ایک زمانہ تھے۔ تاریخ احمدیت مرتب کرنے پر مامور مولانا دوست محمد خود بھی ایک تاریخی وجود تھے۔

مولانا دوست محمد شاہد مئی 1927ء کو پنڈی بھٹیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حافظ محمد عبداللہ صاحب تھا۔ پہلے آپ کے چچا میاں عبدالعظیم صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مولانا کے والد محترم 1933ء میں احمدیت قبول کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے دادا میاں رحمت اللہ صاحب نے اپنے احمدی بیٹوں پر کافی سختیاں کیں مگر ان کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی اور انہوں نے آخری دم تک اخلاص و وفا کا تعلق نبھایا۔ مولانا دوست محمد صاحب نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی۔ 1946ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ 1944ء سے آپ نے جماعت کے اخبار ورسائل میں لکھنا شروع کر دیا۔ جامعۃ المبشرین ربوہ کی پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ بھی شامل تھے۔ 1953ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تاریخ احمدیت مرتب کرنے کی اہم ذمہ داری آپ کے سپرد کی۔ تاریخ احمدیت کی 20 جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریر و تقریر کے بے پناہ ملکہ عطا کیا تھا۔ حافظہ بہت تیز تھا سینکڑوں حوالہ جات آپ کو یاد تھے اسی خصوصیت کی بناء پر آپ کو "حوالوں کا بادشاہ" کا خطاب ملا۔ آپ کی خدمات کا دورانیہ قریباً 63 سال پر محیط ہے۔ مولانا دوست محمد صاحب کی سوچ، تحریر اور تقریر کا محور احمدیہ علم کلام تھا۔ خلافت احمدیہ کے جاں نثار عاشق تھے خاندان اقدس سے محبت اور احترام کا تعلق تھا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد دوسرے بزرگوں اور اہل علم حضرات کے اختلاف رائے کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے مگر بحیثیت مورخ احمدیت اپنی نازک ذمہ داریوں سے بھی آگاہ تھے۔ ایک دفعہ استاد محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے ایک خط ہمیں مولانا دوست محمد صاحب کے نام دیا اور ساتھ تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود پارہ عم 30 الانشرح :94 صفحہ نمبر 145 کی فوٹو کاپی بھی دی۔ ساتھ ہی تحریر کیا کہ یہاں جس بہت بڑے شاعر اور ادیب کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت امیر مینائی ہیں۔ اس بات کا ذکر خطبات محمود جلد14 صفحہ 70-71 پر بھی موجود ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نمبر مئی، جون، جولائی 2009ء صفحہ 115)

استاد محترم کا استدلال تھا کہ یہ تینوں صفات (الف) بہت بڑے ادیب و شاعر۔ (ب) لغت کی کتاب لکھی ہو جس کی دو تین جلدیں شائع بھی ہوئی ہوں اور (ج) ریاست رامپور ان کو اس کام کے لئے وظیفہ دیتی ہو۔ حضرت امیر مینائی کے علاوہ کسی اور شخصیت پر منطبق نہیں ہوتیں۔ مولانا دوست محمد صاحب نے خط پڑھا۔ فوٹو کاپی ملاحظہ کی اور قدرے جوش سے فرمایا۔

"سلیم صاحب بہت بڑے شاعر اور ادیب ہیں مجھے ان کی رائے کا احترام ہے لیکن میں بحیثیت مورخ احمدیت ان کی اس بات کی تصدیق کرنے سے قاصر ہوں کیونکہ صرف اندازے اور بعض عوامل کی مشابہت پر تاریخ کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔"

مولانا صاحب موصوف کو جماعتی علم کلام سے عشق تھا۔ سوچ کا ہر زاویہ اسی سمت میں رہتا۔ آپ کا دل اور دماغ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات و روحانی خزائن سے معطر اور مالا مال رہتے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے لے کر عام گفتگو اور اپنی دقیق علمی و ادبی تحریرات و تقاریر میں بھی اپنے انداز اور دلائل کا محور حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات ہی رکھتے۔ ہمیں عید مبارک کا پیغام اس طرح تحریر کیا۔

"خلافت خامسہ کی عید کی حضرت مسیح موعود کے الہامی الفاظ میں صد مبارک۔" ایک مرتبہ جب ہم

پنجاب میڈیکل کالج میں عزیز اورنگ زیب علوی کے داخلہ کے بعد اسے ساتھ لے کر دعا کے لئے حاضر ہوئے تو نام سن کر فوراً بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات سنائے نیز عزیزم اورنگ زیب کو دعائیں دیتے ہوئے بہت محبت اور شفقت کا اظہار کیا۔

محترم مولانا صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلند علمی و ادبی مقام پر فائز تھے مگر عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت کے نمایاں اوصاف تھے احمدی ادیبوں اور شاعروں کے قدر دان تھے۔ نوجوان ادیبوں اور شاعروں کی ہمت بندھاتے۔ ان کی حوصلہ افزائی کرتے۔ آپ کے خطوط اور تحریرات میں چھوٹوں کے لئے شفقت کا بڑا پیارا اور منفرد انداز ہوتا۔ اپنے سے بہت کم درجہ کے دوستوں کے لئے بھی ''مخدومی'' ''بشرف نگاہ'' اور ''احمدیت کے شیر'' ایسے القابات استعمال کر کے اپنی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے۔ خود اپنے لئے خلافت احمدیہ کے ایوان کا دربان ہونا بہت بڑا اعزاز سمجھتے۔ خوش لباس و خوش مزاج مولانا دوست محمد حقیقتاً خلافت احمدیہ کے جاں نثار خادم تھے۔ ہمیشہ خلیفہ وقت کے منشاء اور اشارے کو سمجھتے اور اپنی ذاتی رائے کو اسی منشاء اور اشارے کے تابع رکھتے۔

اخوت و محبت کے تعلقات کو قائم رکھنا بلکہ بڑھانا مولانا صاحب کا طرۂ امتیاز تھا۔ ہمیں اپنی کم مائیگی کا پورا احساس ہے۔ ادب و شاعری کے لحاظ سے بھی ہمارا شمار مبتدی کلاس میں ہے مگر محترم مولانا دوست محمد صاحب کی شفقت اور محبت نے بظاہر معمولی جان پہچان کو بھی بڑے باکمال انداز سے قابل ذکر تعلق میں بدل دیا۔ پھر محترم ریاض محمود باجوہ صاحب کی وساطت سے ہمیں کئی بار اپنی گاڑی میں محترم مولانا صاحب کو لائبریری سے ان کے گھر تک چھوڑ کر آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل مولانا صاحب نے اپنی تازہ تصنیف کی کاپی نہ صرف ہمیں گھر پر پہنچانے کا اہتمام فرمایا بلکہ استاد محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے بڑے صاحبزادے مکرم خالد جمیل سید صاحب اور برادرم سیٹھ محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ کے لئے بھی کاپیاں مہیا کیں۔ مورخہ 26/ اگست 2009ء کو مولانا دوست محمد صاحب شاہد ہم سے جدا ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین آپ کے صاحبزادہ محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب بھی واقف زندگی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے عظیم والد کی طرح نام کی مناسبت کے ساتھ ''سلطان نصیر'' بنائے اور صبر جمیل عطا کرے۔ حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/ اگست 2009ء میں مولانا دوست محمد شاہد کا بہت تفصیلی اور محبت بھرا تذکرہ کیا ہے جو یقیناً آپ کے لواحقین کے لئے قیمتی سرمایہ حیات ہے۔

مکرم ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

مضر صحت اشیاء کھانے کی عادت اور علاج

س: بچوں یا بڑوں کے مٹی کھانے کے کیا اسباب ہیں؟

ج: بچوں یا بالغوں کا مٹی کھانا پیٹ کے کیڑوں کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے اور سبب بھی۔ جسم میں بعض ضروری اجزا کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک شدید قسم کی طلب واشتہا پیدا ہو جاتی ہے۔ پس مریض مٹی، کوئلہ، سیمنٹ، پتھر، بجری، ٹھیکریاں، اینٹ، ریت، کچے چاول، کاغذ، گھونگے، چونا، ناخن، چاک، سلیٹی اور پنسل کے سکے جیسی مضر اشیاء کھانا شروع کر دیتا ہے۔

س: ایسے مریض کی علامات کیا ہوتی ہیں؟

ج: یہ علامات چہرے اور آنکھوں سے بآسانی نظر آ سکتی ہیں۔ چہرے کی رنگت پھیکی اور بعض دفعہ زردی مائل ہو جاتی ہے۔ آنکھوں اور چہرے کی چمک کی جگہ بے رونق پن عیاں ہوتا ہے آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ناخن اور بدن کی رنگت خاصی مٹیالی پڑ جاتی ہے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور اکثر خراب رہتا ہے۔ بدہضمی، اپھارہ، قبض، پیچش، اسہال، وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے جنکی رنگت عموماً مٹیالی ہوتی ہے۔ بھوک کم یا بند ہو جاتی ہے بعض اوقات شدید اور بار بار لگتی ہے جو پرخوری کی صورت میں معدہ خراب کرتی ہے۔ بالغان یا ذرا بڑے بچے شدید کمزوری کی شکایت کرتے ہیں مگر ننھے منے معصوم بچوں کی حالت جو بول نہیں سکتے اور بھی زیادہ قابل رحم ہوتی ہے۔ مریض کا مدافعانہ نظام کمزور ہو جاتا ہے اور ہمیشہ بہت سے چھوت دار یا غیر چھوت دار امراض کی زد میں رہتا ہے۔ خرابی جگر کے باعث مرض ھیپاٹائیٹس کے امکان بڑھ سکتے ہیں ذرا تیز چلنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ سانس پھولتی ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے ذرا سا کام کرنے سے شدید تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ پڑھنے یا دیگر کام کاج کرنے کو جی نہیں چاہتا وغیرہ۔

س: مٹی کھانے کی خواہش ہو تو اس کا ہومیو علاج کیا ہے؟

ج: مٹی کھانے کی خواہش ہو تو کلکیر یا کارب۔ 30یا200

س: چاک کھانے کی خواہش ہو تو؟

ج: نائٹرک ایسڈ۔ ایلومینا۔ کلکیر یا کارب۔ نکس وامیکا۔ 30یا200

س: خشک کچے چاول کھانے کی رغبت ہو تو

ج: ایلومینا 30یا200

س: چونا، سلیٹ پنسل، مٹی، چاک وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو؟

ج: نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ کلکیر یا۔ ایلومینا۔ 30یا200

س: ریت کھانے کی خواہش ہو تو؟

ج: ٹرنٹولا ہسپانیہ 30یا200

س: کاغذ کھانے کی خواہش ہو تو؟

ج: لیک فیل 30یا200

س: کوئلہ کھانے کی خواہش ہو تو؟

ج: ایلومینا، کلکیر یا کارب۔

س: بچہ کوئلہ منہ میں ڈالے۔ اسے چبائے حالانکہ کھانے کی خواہش نہ ہو؟

ج: سائیکیوٹا۔ 30یا200۔

س: ناخن کو دانتوں سے کاٹے حتیٰ کہ ان میں سے خون نکل آئے؟

ج: آرم ٹریفائیلم۔ 30یا200۔

س: اگر ایک بچہ یا بالغ مذکورہ بالا اشیاء میں سے اکثر چیزیں کھانے کی رغبت رکھتا ہو تو پھر کس طرح علاج کیا جائے؟

ج: اس کو ہر ایک ہومیوپیتھی دوا میں ایک ایک لے کر اسے باہم مرکب کر کے استعمال کرائیں اگرچہ یہ ہومیوپیتھی کی گہری فلاسفی کے مطابق نہیں ہے مگر فی زمانہ وقت کی بچت اور مریضوں کی جلد بازی کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی شہرت کی حامل ہومیو دواساز کمپنیاں اسی طریقہ کو اپنائے ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک بچہ مٹی کے ساتھ کوئلہ، ناخن، کچے چاول وغیرہ کھانے کی رغبت رکھتا ہو تو اسے، ایلومینا، آرم ٹریفائیلم، کلکیر یا کارب، 30 یا 200 طاقت میں باہم مرکب کی صورت میں استعمال کرائیں۔

س: اگر کوئی عورت دوران حمل یا بچے کو دودھ پلانے کے دوران مذکورہ بالا اشیاء میں سے کوئی چیز استعمال کرنے کی خواہش کرے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

ج: دوران حمل و رضاعت چونکہ فولاد اور کیلشیم کی کمی ہو جاتی ہے لہٰذا مذکورہ بالا اشیاء کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے پس اس دوران ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں جن میں بالخصوص آئرن اور کیلشیم زیادہ پایا جائے۔ خاص طور پر دودھ پھلوں میں سے سیب، انار، کیلا، آم، امرود، کھجور، لیموں، کینو، ناشپاتی، انگور، آلو بخارا، املی، خشک پھلوں میں بادام، مونگ پھلی، پستہ، اور سبزیوں میں سے ساگ، پالک، چقندر، شلغم، گاجر، سویابین، کالے چنے، بکثرت استعمال کرنے چاہئیں۔ بغیر چھنے آٹے کی روٹی، کلیجی، گردے، انڈے، میں بھی فولاد پایا جاتا ہے۔

س: کیلشیم کن کن غذاؤں میں پایا جاتا ہے،

ج: کیلشیم دودھ کی بنی ہوئی اشیاء گندم سبز پتوں والی سبزیوں مثلاً سلاد، پالک، گوبھی، گاجر، کلفہ، کینو، لیموں، بادام، انجیر اور اخروٹ میں پائی جاتی ہیں۔ بالغوں کے لیے تقریباً 4 تا 6 گرام کیلشیم لینا مناسب سمجھا جاتا ہے۔ بچوں کے بڑھتے ہوئے قد، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لیے اس کی زیادہ مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیلشیم کی کمی، ہڈیوں میں بھربھراپن اور کمزوری پیدا کرتی ہے۔ نیز غلط چیزوں کے کھانے کی خواہش بھی۔

س: دیکھا گیا ہے کہ بعض والدین مذکورہ بالا مضر صحت اشیاء کھانے پر اپنے بچوں کو سخت سزا دیتے ہیں مگر وہ مجبوراً چھپ کر بھی ایسی چیزیں کھا لیتے ہیں۔ بعض خواتین و حضرات کا بھی یہی حال ہے کہ تختی پر ملنے والی مٹی، اینٹ، گھونگے وغیرہ کھاتے ہیں؟

ج: والدین کا بچوں کو مارنا سخت ظلم ہے۔ ایسی چیزیں کھانا بیماری ہے۔ بیمار کو بجائے علاج کرنے کے مارنا انتہائی زیادتی ہے ہمارے بے شمار تجربات و مشاہدات بتاتے ہیں کہ ایسے مریضوں کا جو مذکورہ بالا اشیاء کھاتے تھے۔ علاج کیا گیا اور جب ان کی مطلوبہ کمی پوری ہو گئی تو وہ از خود ان چیزوں کے کھانے سے باز آ گئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بچے تو درکنار اچھے خاصے سمجھدار خواتین و حضرات اس مرض میں مبتلا تھے۔ جب ان کا مکمل علاج کیا گیا تو وہ از خود بغیر ان چیزوں کے نقصانات گنوائے۔ ایسی چیزوں کو چھوڑ گئے بعض جانور بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ بھی مٹی کھاتے ہیں۔ ان کا بھی یہی علاج کیا گیا اور وہ چھوڑ گئے۔

س: کیا اس بیماری کا پیٹ کے کیڑوں سے بھی تعلق ہے؟

ج: ضرور ہے، اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو پہلے ان کو ماریں۔

س: کیڑے مار ہومیو ادویات کا نسخہ کیا ہے؟

ج: Graphites. Filix. Cina. Mercur.subl.corr. Artemisia. Tanacetum vulg. مذکورہ بالا نسخہ کسی ہومیو سٹور سے 30 طاقت میں لیکوئڈ فارم میں تیار کروالیں۔

س: مذکورہ بالا اشیاء کی خواہش ختم کرنے کے لئے ہربل نیچرل علاج کیا ہے؟

ج: مارکیٹ میں موجود کیلشیم اور فولاد کے شربت و گولیاں عام دستیاب ہیں۔ کسی اچھی کمپنی کی تیار کردہ ادویات خرید لیں۔ اور حسبِ عمر استعمال کرائیں۔

س: کیا ہومیو علاج کے دوران ہربل ادویات بھی استعمال کرائی جاسکتی ہیں؟

ج: جی ہاں استعمال کرائی جاسکتی ہیں بلکہ اس طرح مزید اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

س: کیلشیم اور فولاد کا کوئی ایسا شربت بھی ہے جو گھر پر خود تیار کیا جا سکے؟

ج: جی ہاں چونا ان بجھا 30 گرام ہیرا کسیس 10 گرام دونوں کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں 24 گھنٹے تک بھگو کر رکھیں اور ہلاتے رہیں۔

پھر مزید 12 گھنٹے تک ساکن پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد اس کو احتیاط سے نتھار لیں پھر اس پانی میں 750 گرام چینی ڈال کر شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک: چھوٹے بچوں کو 1/4 تا ایک چمچ حسب عمر 3 بار بالغان 1 تا 2 چمچ 3 بار استعمال کریں۔

فوائد:

یہ شربت بچوں کو صحت مند و خوبصورت بناتا ہے، کیلشم و فولاد کی کمی پوری کرتا ہے، اور ہر قسم کی مضر صحت اشیاء کھانے کی خواہشات کو مٹاتا ہے۔

ا-ب-ایاز

امریکہ کے صدر باراک اوباما اور ابراہیم لنکن

امریکہ کے صدر اوباما کا پورا نام باراک حسین اوباما ہے ان کے نام کے ساتھ حسین نے مسلمانوں بالخصوص پاکستانیوں میں اپنائیت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کا باپ جو مسلمان تھا اپنے دو سال کے معصوم بیٹے کو چھوڑ کر کینیا چلا گیا تھا اور مڑ کر کبھی بیٹے کی خبر نہ لی۔ اس عرصہ میں والدین میں کشیدگی کی وجہ سے علیحدگی یعنی طلاق ہوگئی تھی۔ بچہ ماں کی آغوش میں اور باپ کی شفقت کے اعتماد اور صحت مند نفسیات کے ساتھ جوان ہوتا ہے اگر بچہ دونوں میں سے ایک رشتے سے بھی محروم ہو جائے تو اس کی زندگی میں ایک خلا رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اوباما کو اپنی بیٹیوں سے عشق کی حد تک پیار ہے وہ ان میں اپنی ماں اور باپ کی محبت کو تلاش کرتا ہے۔ باپ گھنے درخت کی مانند ہوتا ہے جو اولاد کو اندرونی اور بیرونی طوفانوں سے بچاتا ہے۔ بالخصوص لڑکوں کو باپ کی شفقت اور ڈھال کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اوباما کا باپ ایک غیر ذمہ دار اور بے عمل مسلمان تھا۔ جس نے امریکہ سے دنیاوی ڈگریاں تو حاصل کر لی تھیں لیکن ایک باپ کے احساسات اور بیٹے کے حقوق اور تقاضوں کی سند نہ حاصل کر سکا۔ مغربی میڈیا نے اوباما کے باپ کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے جسے میں دہرانا پسند نہیں کرتی البتہ امریکی صدر اوباما نے اپنی کتاب میں جو لکھا ہے اس میں چند جھلکیاں یہ ہیں۔

''مسلمان باپ کا اسے چھوڑ جانے کا دکھ اس کے ذہن وقلب پر نقش ہو چکا ہے''۔

کتاب میں آگے چل کر جو کچھ انہوں نے اپنی والدہ کے بارہ میں لکھا ہے کچھ اس طرح ہے۔

میری ماں نے مجھے انسانیت کا سبق دیا ہے۔ انسانیت کی خدمت اور تمام مذاہب کا احترام سکھایا ہے ان کے گھر میں تمام مذاہب کی مقدس کتابیں موجود تھیں اس نے اسلامی اور کیتھولک سکولوں میں تعلیم حاصل کی تھی اوباما کی ماں نے دوسری شادی بھی انڈونیشیا کے ایک مسلمان سے کی تھی۔

اوباما کا سوتیلا باپ بھی نام کا مسلمان تھا۔ جب تک غریب تھا کچھ بہتر تھا۔ جب امیر ہوا تو مغرب زدہ ہو گیا جبکہ اس کی ماں کو شوہر کی مغربیت کا دکھ تھا۔ اس کی ماں انڈونیشیا کی غریب عوام کی مدد کے لئے گئی تھی۔ اسے امریکہ کے مادر پدر آزاد ماحول اور انسانوں میں تفریق کا کلچر پسند نہیں تھا۔ اس کا دوسرا شوہر شراب نوشی کا عادی تھا اور جگر کے عارضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گیا۔ اوباما نے دو مسلمان باپ دیکھے اور دونوں ہی مسلمانوں کے لئے شرمندگی کا باعث تھے۔ باپ کی شفقت ملی اور نہ ہی اسلام کی چھت نصیب ہو سکی۔ اس کے پاس جو کچھ ہے اس کی ماں کی تعلیم و تربیت ہے نام حسین کی وجہ سے مسلمانوں کا اوباما کے ساتھ زیادہ توقعات وابستہ کرنا عقلمندی نہ ہوگی۔ اوباما پہلے امریکی ہے پھر عیسائی اور اس کے بعد کچھ اور ہے۔ وہ اپنے ملک کا وفادار ہے۔ ایک افریقن، یتیم، مسکین باشندے کا امریکی صدر بننا ازخود ایک تاریخی تبدیلی ہے۔ اوباما امریکہ کا بیٹا ہے امریکہ کا صدر ہے مسلمان باپوں کا ردعمل غالب آ سکتا ہے۔ اوباما کو اندرون ملک معاشی بحران کی فکر ہے۔ اس کے عوام بیروزگاری اور دیگر مسائل کا شکار ہیں۔

اپنے بزرگوں اور بڑوں کی عزت کرنا بھی ان کی والدہ اور نانی نے سکھائی تھی جس کے سبب وہ صدر کے لئے حلف لینے کے لئے واشنگٹن جانے کے لئے تیار ہوئے تو کہا کہ میں بھی ابراہیم لنکن کی طرح اپنا سفر صدارت ٹرین میں ہی کروں گا اور ایسا ہی کیا۔ اپنی دونوں بیٹیوں اور بیوی مشعل اوباما کے ساتھ خوب خوب Enjoy کیا۔ تقریب کے آخر میں ڈنر میں بھی انہوں نے وہی کھانا کھانا پسند کیا جو ابراہیم لنکن نے اس روز کھایا تھا گویا انہوں نے اپنا آئیڈیل ابراہیم لنکن کو ہی بنایا ہوا تھا اللہ کرے کہ وہ کامیابیاں بھی ویسے ہی حاصل کر پائیں۔

ابراہیم لنکن

لگے ہاتھوں اس نامور لیڈر کا بھی قدرے تعارف کراتی چلوں کہ کیوں اتنا مشہور تھا۔ امریکہ میں تو کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جو اس کو نہ جانتا ہو اور دوسری دنیا میں بھی جہاں جمہوریت کا نام لیا جائے گا وہاں ابراہیم لنکن کا نام دہرایا جائے گا۔ ابراہیم لنکن 1809ء میں ریاست کنگسٹن میں پیدا ہوا۔ لنکن کے والدین بہت غریب تھے اس نے اپنی ابتدائی تعلیم والدہ سے ہی حاصل کی اور اس کے والدین چونکہ خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لنکن دس سال کا ہوا تو اس کی والدہ فوت ہوگئی چونکہ لنکن کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اس نے اس شوق کو پورا کرنے کے لئے کسی سے ایک کتاب ادھار لی رات کو کتاب کو تکیے کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ اچانک بارش آ گئی اور کتاب بھیگ کر خراب ہوگئی اور صبح کتاب کے مالک کے پاس گیا اور بولا جناب اس نقصان کی تلافی کیسے کروں تو مالک نے جرمانے کے طور پر اسے اپنے کھیتوں میں تین روز کام کرنے کو کہا جو لنکن نے کیا۔ جب لنکن 21 برس کا ہوا تو اس نے قانون پڑھنا شروع کر دیا اور یوں وہ بہت جلد ایک اچھے مقرر کے روپ میں سامنے آیا۔ 1861ء میں لنکن اتنا مشہور ہوا کہ وہ شمالی امریکہ کا صدر چن لیا گیا۔ لیکن جنوبی امریکہ کی کئی ریاستیں ابراہیم کے صدر بننے پر خوش نہ تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدر جیفرسن ڈیوس کو چن لیا اور علیحدگی کا مطالبہ کر دیا۔ لیکن ابراہیم لنکن اور اس کے ساتھیوں نے جنوبی امریکہ کو علیحدہ ہونے کی اجازت نہ دی نتیجہ کے طور پر خانہ جنگی ہوئی اور اس طرح چار سال کے عرصے کے بعد لنکن جیت گیا اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد ایک تھیٹر میں پاگل آدمی نے لنکن کو قتل کر دیا اور یوں ایک عظیم راہنما کا خاتمہ ہوا۔ دنیا کے کئی ممالک میں اس عظیم صدر کے اعزاز میں یادگاریں تعمیر کی گئی ہیں۔

صدر اوباما نے کہا ہے کہ امریکہ میں تبدیلی کا وقت آ گیا ہے۔ شکاگو میں عوامی مجمع سے خطاب کرتے ہوئے صدر اوباما نے کہا کہ ری پبلک سینیٹر جان مکین اور سارہ پیلن کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی مدد درکار رہے۔ باراک اوباما کا کہنا تھا کہ یہ جیت کسی ایک فرد کی یا پارٹی کی جیت نہیں ہے یہ عوام کی جیت ہے اور امریکی عوام کو تبدیلی لانے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ باراک اوباما نے مزید کہا کہ الیکشن میں امریکی عوام نے بتا دیا کہ وہ کسی رنگ، نسل اور مذہبی منافرت پر یقین نہیں رکھتے بلکہ امریکہ متحدہ ہائے امریکہ ہے جہاں کی عوام ایک قوم ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک بار پھر ہم نے دنیا کو بتا دیا ہے کہ ہم جمہوری ملک بنیں اور ہمارے بزرگوں کی روایات ہمیں اور آگے لے جانے کے لئے جلا بخشتی ہیں۔ باراک اوباما نے اپنی بیوی مشعل اوباما کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک عظیم عورت ہے جس نے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا۔ اپنی مرحوم نانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج وہ اس دنیا میں نہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ زندہ ہوتیں تو مجھے دیکھ کر خوش ہوتیں۔ صدر اوباما نے کہا کہ ہمیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ آنے والے کل میں ہمیں مشکل ترین حالات دیکھنے ہیں مالیاتی بحران اور دیگر مسائل کا ہمیں سامنا ہے آخر میں انہوں نے کہا کہ خدا امریکہ کا حامی و ناصر ہو۔

آیئے مل کر ہم سب بھی یہ دعا کریں کہ دنیا کی ایک بڑی طاقت کے بڑے حکمران کو خدا اس کے نیک جذبات، نیک ارادوں اور نیک کاموں میں مدد کرے اور دنیا میں امن وسکون کا پیغام ہر طرف سے اٹھے۔ آمین

دنیا کا پہلا ٹیسٹ میچ

1861ء سے پہلے انگلستان اور آسٹریلیا دونوں ممالک میں کرکٹ تو کھیلی جاتی تھی۔ مگر دونوں ممالک میں یہ کرکٹ مقامی کاؤنٹیوں اور مقامی ریاستوں کے درمیان میچوں تک ہی محدود تھی۔ دونوں ممالک کے درمیان کرکٹ میچ کھیلنے کا کوئی رواج نہ تھا کیونکہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے بہت زیادہ فاصلے پر واقع تھے اور ان دونوں کے درمیان سفر کرنا ایک مشکل اور جان جوکھوں میں ڈالنے والا کام تھا۔

بہرحال 1861ء میں آسٹریلیا کے ایک ادارے سپائرز اینڈ پونڈ Spiers and Pond نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور آسٹریلیا میں انگلستان کی ٹیم کو مدعو کیا۔ دو برس بعد اسی ادارے کی سرپرستی میں انگلستان کی ایک اور ٹیم نے آسٹریلیا کا دورہ کیا اور یوں ان دو ممالک کے درمیان بین الاقوامی کرکٹ مقابلوں کا آغاز ہوا۔ 1868ء میں آسٹریلیا کی ایک ٹیم نے بھی انگلستان کا جوابی دورہ کیا۔

15 مارچ 1877ء کرکٹ کی تاریخ میں اس حوالے سے ایک یادگار تاریخ ہے کہ اس دن آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں آسٹریلیا اور انگلستان کے درمیان کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ کو دنیائے کرکٹ میں پہلا ٹیسٹ میچ قرار دیا جاتا ہے۔

اس میچ میں آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کی۔ انگلستان کے کھلاڑی الفریڈ شا نے ٹیسٹ کرکٹ کی پہلی گیند پھینکی۔ آسٹریلیا کے کھلاڑی چارلس بینز مین نے یہ پہلی گیند کھیلی اور ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کا پہلا رن بنایا۔ چارلس بینز مین نے مجموعی طور پر 165 رنز بنائے اور یوں انہیں ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کی پہلی سنچری بنانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ اس سکور پر وہ زخمی ہو گئے اور یوں ریٹائر ہو گئے ورنہ شاید ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کی پہلی ڈبل سنچری بنانے کا اعزاز بھی انہی کو حاصل ہوتا۔

یہ تاریخی میچ آسٹریلیا نے 45 رنز سے جیتا۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اس میچ کو اس وقت ٹیسٹ میچ قرار نہیں دیا گیا۔ اس کے 17,16 برس بعد تک انگلستان، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے درمیان متعدد بین الاقوامی میچ کھیلے گئے۔ ٹیسٹ کی اصطلاح پہلی مرتبہ 95-1893ء میں استعمال ہوئی۔

اس سلسلے کی ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جب مارچ 1977ء میں اس پہلے ٹیسٹ میچ کی یاد میں انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان صد سالہ میچ کا انعقاد کیا گیا تو یہ میچ بھی آسٹریلیا ہی نے 45 رنز سے جیت لیا۔ شاید اسی لئے کہتے ہیں کہ کرکٹ اتفاقات کا کھیل ہے۔

تقریب آمین

مکرم زاہد محمود یوسف صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی اجالا یوسف نے 7 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ مورخہ 29 نومبر 2009ء کو گھر میں بچی کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلس امریکہ نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے، سمجھنے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والی اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب تارڑ مرحوم دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم خاور محمود صاحب تارڑ اور بہو مکرمہ مدثرہ فوزیہ صاحبہ کو مورخہ یکم فروری 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ثاقب محمود تارڑ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب دیو کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ظفر عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 7 مارچ 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام فیضان ظفر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے جو مکرم محمد خلیل صاحب سابق صدر جماعت سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد حال مقیم حلقہ شالی لاہور کا پوتا اور مکرم کمال الدین اکمل صاحب مرحوم سابق ڈپٹی ڈائریکٹر PADC ایگری کلچر کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور نیک سیرت ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب واقف زندگی میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ ہسپتال، منروویا لائبیریا کی خوشدامن محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بائی پاس متوقع ہے۔ احباب کرام سے محترمہ کی کامل شفایابی اور لمبی فعال زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ماسٹر محمود انور صاحب دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ معدہ میں خرابی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے کامل شفاء اور صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حفیظ احمد شوکت صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میاں خورشید احمد صاحب ابن مکرم محمد رمضان صاحب بعمر 88 سال ساکن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ حال دارالبرکات ربوہ تقریباً ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

طاہر ہومیو پیتھک میں تعطیل

مورخہ 20 تا 31 مارچ 2010ء بیرون از ربوہ مریضوں کے لئے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خبریں

مینگورہ میں چیک پوسٹ پر خودکش دھماکہ 13/افراد جاں بحق 52 زخمی

13 مارچ کو مینگورہ سوات میں سیدو شریف مین روڈ پر واقع چیک پوسٹ پر خودکش دھماکے کے نتیجے میں 13/افراد جاں بحق اور 52 زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق گاڑی میں سوار خودکش حملہ آور نے چیک پوسٹ کے قریب پہنچ کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔ جاں بحق ہونے والوں میں 2 پولیس اہلکار اور ایک سیکیورٹی اہلکار شامل ہے۔ زخمیوں کو سیدو شریف کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

لاہور میں 9 بم دھماکے، 9 فوجیوں سمیت 57/افراد جاں بحق 100 زخمی

لاہور کینٹ سمیت شہر کے مختلف علاقے جمعہ کے روز 9 دھماکوں سے لرز اٹھے، 12 مارچ کو ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیوں میں 9 فوجی جوانوں سمیت 57/افراد جاں بحق اور 100 زخمی ہو گئے۔ جبکہ تحریک طالبان اور لشکر جھنگوی نے دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ پہلے دو دھماکے آر اے بازار میں ہوئے جبکہ بعد میں ہونے والے دھماکے لاہور کے علاقہ علامہ اقبال ٹاؤن کے کشمیر بلاک میں 5 اور سمن آباد اور شادمان میں ایک ایک دھماکہ ہوا۔

ملک کو فرقہ وارانہ فسادات سے غیر مستحکم کرنے کی سازش ناکام بنا دیں گے

وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ ملک کو فرقہ وارانہ فسادات سے غیر مستحکم کرنے کی کوشش ناکام بنا دیں گے، پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی دہشت گردی میں بھارت کے ملوث ہونے کے شواہد ملے ہیں اور دہشت گردوں کے قبضے سے بھارت کا تیار کردہ بھاری اسلحہ بھی ملا ہے۔

روزانہ انڈہ کھانے سے وزن میں کمی

ریسرچرز نے دعویٰ کیا ہے کہ روزانہ ایک انڈہ خوراک کا حصہ بنانے سے مٹاپا کم ہوتا ہے۔ ماہرین غذائیات کا کہنا ہے کہ انڈہ بہترین غذائیت کا حامل ہے اور روزانہ ایک انڈہ کھانے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انڈے میں کم کیلوریز ہونے کے باوجود پروٹین اور دیگر غذائی عناصر بہت زیادہ ہوتے ہیں جو صحت کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔ پروٹین فوڈ ہونے کی وجہ سے اس میں امائنو ایسڈ بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو بچوں اور نوجوانوں کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے۔ انڈوں میں اینٹی آکسیڈنٹس کی بھی کافی مقدار موجود ہوتی ہے جس سے عمر کے ساتھ ہونے والے نابینا پن سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔ مارچ	
طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

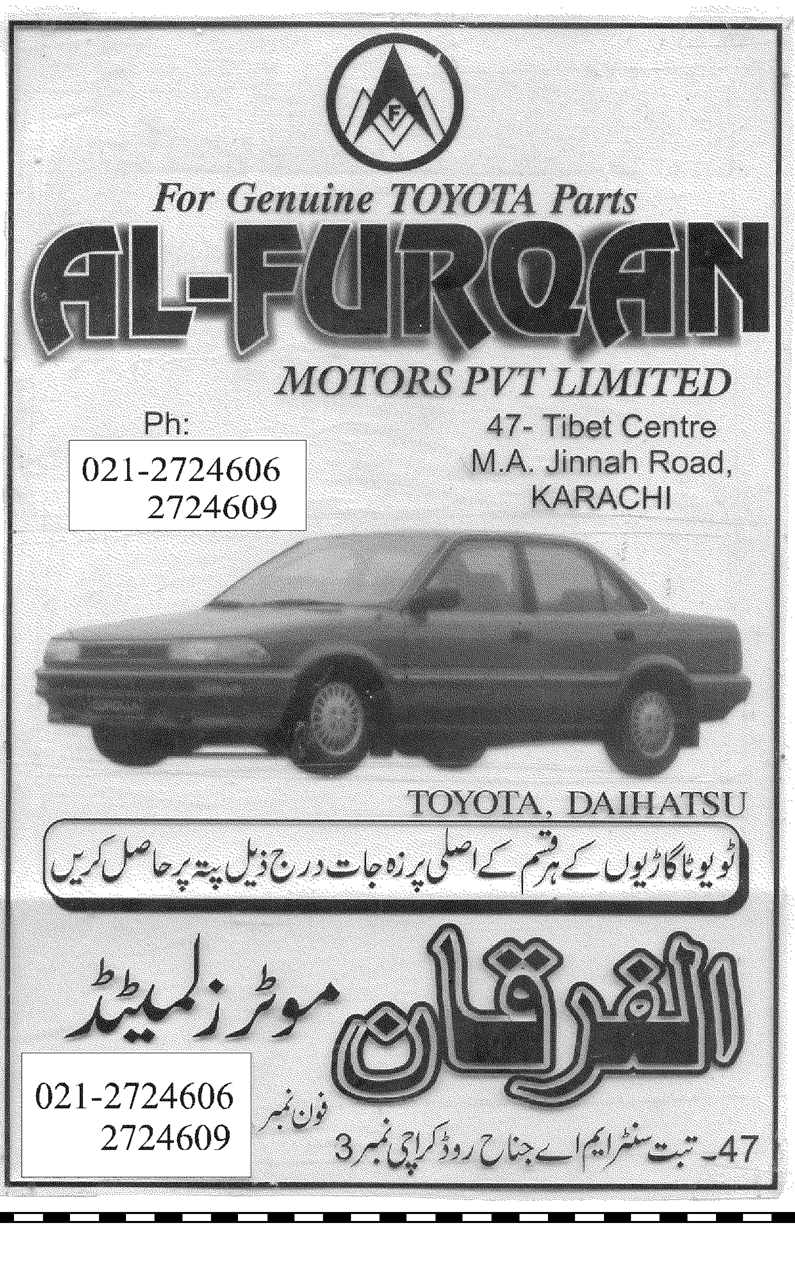

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

FD-10